جملہ حقوق طبع محفوظ ہیں

وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ

تفسیرِ صغیر

قرآن مجید کا

اردو بامحاورہ ترجمہ اور مختصر تفسیر

از

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ

الناشر :- الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ ضلع جھنگ

ع بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۚ

مسلمان ہوجانیکے بعد وہ تمہیں کفر (اختیار کرنے) کی تعلیم[1] دیگا ؟

۸۲ وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ
لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ
ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ
لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ
قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى
ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ
قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ
مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

۸۲ اور (اسوقت کو بھی یاد کرو) جب اللہ نے (اہل کتاب سے) سب نبیوں[2] والا پختہ عہد لیا تھا کہ جو بھی کتاب اور حکمت میں تمہیں دوں پھر تمہارے پاس کوئی (ایسا) رسول آئے جو اس کلام کو پورا کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور ہی[3] اس پر ایمان لانا اور ضرور اسکی مدد کرنا (اور) فرمایا تھا کہ کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس پر میری (طرف سے) ذمہ واری قبول کرتے ہو (اور) انہوں نے کہا تھا۔ ہاں ہم اقرار کرتے ہیں۔ فرمایا اب تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے (ایک گواہ) ہوں۔

۸۳ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

۸۳ اب جو (شخص) اس عہد کے بعد پھر جائے تو ایسے لوگ فاسق ہونگے۔

۸۴ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ
اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝

۸۴ پھر کیا وہ اللہ کے دین کے سوا (کوئی اور دین) چاہتے ہیں۔ حالانکہ آسمانوں اور زمین میں جو (کوئی بھی) ہے، خوشی سے (بھی) اور ناخوشی سے (بھی) اسی کا فرمانبردار ہے اور اسی کی طرف لوٹایا جائیگا۔

۸۵ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا

۸۵ تو کہدے (کہ) ہم اللہ (پر) اور جو کچھ ہم پر نازل کیا گیا ہے،

---

[1] امر کا لفظ عربی میں وسیع ہے۔ اس کے معنے حکم کے علاوہ کہنے یا تعلیم دینے کے بھی ہیں۔ اس لئے اس آیت کے معنے تعلیم دیگا کے کئے گئے ہیں۔

[2] سب نبیوں والا سے مراد یہ ہے کہ جو عہد سب نبی اپنی امتوں سے لیتے چلے آئے ہیں۔

[3] پہلے بتایا گیا ہے کہ دو تاکیدوں کے موقعہ پر جیسا کہ یہاں ہیں ایک تاکید کے معنے "ضرور" کے الفاظ سے کئے گئے ہیں اور دوسری تاکید کے لئے "ہی" کے لفظ سے۔ اس سے ترجمہ بالکل لفظی ہوجاتا ہے اور کوئی لفظ ترجمہ سے باہر نہیں رہ جاتا۔

ہم سے کوئی باز پُرس نہیں ہوگی اور دیدہ دانستہ خدا پر جھوٹ بولتے ہیں۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳، صفحہ ۲۴۱، ۲۴۲)

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۲﴾

اور یاد کر جب خدا نے تمام رسولوں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں گا اور پھر تمہارے پاس آخری زمانہ میں میرا رسول آئے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرے گا، تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنی ہوگی اور کہا کیا تم نے اقرار کر لیا اور اس عہد پر استوار ہو گئے انہوں نے کہا کہ ہم نے اقرار کر لیا۔ تب خدا نے فرمایا کہ اب اپنے اقرار کے گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ اس بات کا گواہ ہوں۔

اب ظاہر ہے کہ انبیاء تو اپنے اپنے وقت پر فوت ہو گئے تھے۔ یہ حکم ہر نبی کی امت کے لیے ہے کہ جب وہ رسول ظاہر ہو تو اس پر ایمان لاؤ ورنہ مؤاخذہ ہوگا۔ اب بتلاویں میاں عبدالحکیم خان نیم ملا خطرہ ایمان! کہ اگر صرف توحید خشک سے نجات ہو سکتی تو پھر خدا تعالیٰ ایسے لوگوں سے کیوں مؤاخذہ کرے گا جو گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے مگر توحید باری کے قائل ہیں۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۳۳، ۱۳۴)

قرآن شریف سے ثابت ہے کہ ہر ایک نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ پس اس طرح تمام انبیاء علیہم السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت ہوئے اور پھر حضرت عیسیٰ کو امتی بنانے کے کیا معنے ہیں؟ اور کون سی خصوصیت؟ کیا وہ اپنے پہلے ایمان سے برگشتہ ہو گئے تھے جو تمام نبیوں کے ساتھ لائے تھے تا نعوذ باللہ! یہ سزا دی گئی کہ زمین پر اتار کر دوبارہ تجدید ایمان کرائی جائے مگر دوسرے نبیوں کے لیے وہی پہلا ایمان کافی رہا کیا ایسی کچی باتیں اسلام سے تمسخر ہے یا نہیں؟ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۰۰)

اس آیت سے بنصِّ صریح ثابت ہوا کہ تمام انبیاء جن میں حضرت مسیح بھی شامل ہیں مامور تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاویں اور انہوں نے اقرار کیا کہ ہم ایمان لائے۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد نمبر ۵ صفحہ ۱۹۱)

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۵﴾

میں اس وقت کسی خاص قوم کو بے وجہ ملامت کرنا نہیں چاہتا اور نہ کسی کا دل دُکھانا چاہتا ہوں بلکہ نہایت افسوس سے آہ کھینچ کر مجھے یہ کہنا پڑا ہے کہ اِسلام وہ پاک اور صلح کار مذہب تھا جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا اور قرآن وہ قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا اور تمام دُنیا میں یہ فخر خاص قرآن شریف کو حاصل ہے۔ جس نے دُنیا کی نسبت ہمیں یہ تعلیم دی کہ: لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ یعنی تم اے مسلمانو! یہ کہو کہ ہم دُنیا کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں تفرقہ نہیں ڈالتے کہ بعض کو مانیں اور بعض کو رد کر دیں۔ اگر ایسی صلح کار کوئی اور الہامی کتاب ہے تو اس کا نام لو، قرآن شریف نے خدا کی عامہ رحمت کو کسی خاندان کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔ اسرائیلی خاندان کے جتنے نبی تھے کیا یعقوب اور کیا اسحٰق اور کیا موسیٰ اور کیا داؤد اور کیا عیسیٰ سب کی نبوت کو مان لیا اور ہر ایک قوم کے نبی خواہ ہند میں گزرے ہیں اور خواہ فارس میں کسی کو مکار اور کذّاب نہیں کہا بلکہ صاف طور پر کہہ دیا کہ ہر ایک قوم اور بستی میں نبی گزرے ہیں اور تمام قوموں کے لئے صلح کی بنیاد ڈالی۔ مگر افسوس کہ اس صلح کے نبی کو ہر یک قوم گالی دیتی ہے اور حقارت کی نظر سے دیکھتی ہے۔ (پیغامِ صلح، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۵۹، ۴۶۰)

وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۶﴾

جو کوئی بجز اسلام کے کسی اور دین کو چاہے گا تو ہرگز قبول نہیں کیا جاوے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں میں سے ہوگا۔ (جنگ مقدس، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۸۵)